روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
ہفتہ 9 جون 2007ء 23 جمادی الاول 1428 ہجری 9 احسان 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 128

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں۔ کیونکہ کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبدأ ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور مالک ہے تمام جزاء سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا۔ اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کو اٹھا رکھا ہے اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر یک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے اور ہر یک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا اور اسی کی ذات کا پرتوہ ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو اور خود بخود ہو۔ کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو اور خود بخود ہو۔ اور اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں (1) وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے۔ ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیا کی گئیں اور یہ سب اس وقت کیا گیا جبکہ ہم خود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا یا زمین میرے کسی شدھ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے جو کسی کے عمل کا نتیجہ نہیں (2) دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے اور اس کی تصریح کی کچھ ضرورت نہیں۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20ص 152)

ہدایت کا لیمپ

اخبار چندر جولائی 1915ء کی اشاعت میں ایک متعصب آریہ نے لکھا:۔

’’حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فی الحقیقت اس زمانہ کے تاریک عرب میں ہدایت کا ایک لیمپ روشن کر کے رکھ دیا۔ بلاشبہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وحدت کی تعلیم دی۔ ہم مانتے ہیں کہ آپؐ نے اخوت کی ایک حیرت انگیز لہر چلا دی۔ اور ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ آپؐ نے اپنے خیالات کی اشاعت کیلئے سخت تکالیف اور مصائب اٹھائے۔‘‘

(بحوالہ :برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ :36)

طالب علم اور وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

’’میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے۔ تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں‘‘۔ (الفضل 12 فروری 1977ء)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی مجلس انصار اللہ پاکستان)

IAAAE کی ممبر شپ

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹ اینڈ انجینئرز (IAAAE) کا قیام 1980ء میں عمل میں آیا اس کی ممبر شپ کیلئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

☆ کسی بھی نیشنل یا انٹرنیشنل مستند انسٹیٹیوٹ سے انجینئرنگ یا آرکیٹکچر میں ڈگری یا ڈپلومہ

☆ کسی بھی مستند پولی ٹیکنیک سے دو سالہ ڈپلومہ برائے انجینئرنگ یا 3 سالہ ڈپلومہ برائے آرکیٹکچر

تمام احمدی احباب و خواتین جو کہ مندرجہ بالا کوالیفیکیشن رکھتے ہوں اور ابھی اس ایسوسی ایشن (IAAAE) کے ممبر نہ بنے ہوں تو براہ مہربانی فوری مندرجہ ذیل پتہ جات پر رابطہ کریں اور جلد از جلد ممبر شپ حاصل کر کے جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں شامل ہوں۔

(i) پریذیڈنٹ ربوہ چیپٹر 0333-6713202
haris@iaaae.com

(ii) پریذیڈنٹ لاہور چیپٹر 0300-4399113
power@brain.net.pk

(iii) پریذیڈنٹ کراچی چیپٹر 0300-8236445
irfan.ahmad@siemens.com

(iv) پریذیڈنٹ اسلام آباد چیپٹر 0300-8555249
mahmood_syed@hotmail.com

(v) پریذیڈنٹ راولپنڈی چیپٹر 0300-5358578
jalalsadiq5471@yahoo.com

(جنرل سیکرٹری:IAAAE)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 10 جون 2007ء

1-30 am	خبریں
2-05 am	گلشن وقف نو
3-15 am	تقاریر جلسہ سالانہ
3-55 am	خطبہ جمعہ
5-00 am	تلاوت، درس، خبریں
6-00 am	قرآن کوئز
6-30 am	لقاء مع العرب
7-35 am	کڈز میٹر
8-00 am	خطبہ جمعہ
9-00 am	رفقاء احمد
9-25 am	مشاعرہ
10-25 am	آسٹریلین ڈاکومینٹری
11-00 am	تلاوت، درس، خبریں
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-15 pm	دورہ حضور انور
2-00 pm	عربی سیکھئے
2-30 pm	کڈز میٹر
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	سپینش سروس
5-00 pm	تلاوت، درس، خبریں
6-05 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	خطبہ جمعہ
8-05 pm	گلشن وقف نو
9-20 pm	دورہ حضور انور
10-00 pm	ایم ٹی اے ٹریول
10-25 pm	سوال و جواب
11-30 pm	عربی سروس

سوموار 11 جون 2007ء

12-30 am	کڈز میٹر
1-10 am	عربی سیکھئے
1-40 am	خبریں
2-10 am	گلشن وقف نو
3-25 am	دورہ حضور انور
4-05 am	علمی خطابات
5-10 am	تلاوت، درس، خبریں
6-05 am	عربی سیکھئے
6-35 am	لقاء مع العرب
7-40 am	خطبہ جمعہ
8-45 am	سوال و جواب
10-00 am	علمی خطابات
11-00 am	تلاوت، درس، خبریں
12-15 pm	گلشن وقف نو
1-15 pm	فرانسیسی سروس
1-40 pm	فرانسیسی ملاقات
2-45 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	غزوات النبیؐ
5-00 pm	تلاوت، درس، خبریں
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	خطبہ جمعہ
8-15 pm	گلشن وقف نو
9-15 pm	جلسہ یوم حضرت مسیح موعود
9-50 pm	طب و صحت
10-25 pm	فرانسیسی سروس
11-30 pm	عربی سروس
12-35 pm	لقاء مع العرب

منگل 12 جون 2007ء

1-35 am	خبریں
2-10 am	گلشن وقف نو
3-10 am	خطبہ جمعہ
4-00 am	طب و صحت
5-00 am	تلاوت، درس، خبریں
6-05 am	فرانسیسی سروس
6-35 am	لقاء مع العرب
7-30 am	خطبہ جمعہ
8-55 am	فرانسیسی سروس
9-55 am	غزوات النبیؐ
11-00 am	تلاوت، درس، خبریں
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-15 pm	عربی سیکھئے
1-50 pm	سوال و جواب
2-35 pm	انڈونیشین سروس
3-35 pm	سندھی سروس
4-30 pm	ایم ٹی اے ٹریول
5-00 pm	تلاوت، درس، خبریں
5-45 pm	بنگلہ سروس
6-45 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2005ء
8-00 pm	گلشن وقف نو
9-05 pm	ایم ٹی اے ٹریول
9-35 pm	عربی سیکھئے
9-50 pm	سوال و جواب
10-30 pm	ماڈرن میڈیا
11-30 pm	عربی سروس

آپ اور آپ کے بچوں کی صحت کا راز پانی ابال کر استعمال کرنے میں ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم وسیم احمد ناصر صاحب حال مقیم کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 24 مئی کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام عیشہ ناصر تجویز ہوا ہے۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے بچی مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح کی پوتی اور مکرم سردار عبدالسمیع صاحب کی نواسی اور حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب اور مکرم سردار عبدالحق شاکر صاحب کی نسل سے ہے۔ بچی کے نیک اور خادمہ دین بننے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

فری طبی معائنہ

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب نے یکم جنوری تا 31 مارچ 2007ء ربوہ کے مختلف محلّہ جات میں جا کر 119 واقفین نو اور اپنے کلینک پر 48 واقفین نو کا فری طبی معائنہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جزا دے اور تمام واقفین نو کو فعال زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل وقف نو)

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ مکرم مقبول احمد قریشی صاحب بعمر 85 سال ابن حضرت محمد اسماعیل معتبر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 24 مئی 2007ء کو میری لینڈ یو ایس اے میں کچھ دن بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم منیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 27 مئی 2007ء کو پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اس لئے قبرستان میری لینڈ میں دفن کیا گیا۔ آپ مکرم قریشی محمود احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے بڑے بھائی تھے دو بھائی اور بھی ہیں آپ مکرم عبدالرحمٰن انور صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے داماد تھے۔ مکرم مقبول احمد قریشی صاحب لندن افریقہ کے بعض ممالک اور امریکہ میں خدمت سلسلہ انجام دیتے رہے ایک بیٹا مکرم نصیر احمد صاحب امریکہ اور دو بیٹیاں محترمہ نصیرہ صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد صاحب امریکہ محترمہ نیر صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد عابد صاحب امریکہ اور ایک بیوہ مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

رپورٹ بھجوانے کی یاددہانی

مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع کو سال رواں کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 6۔اپریل 2007ء کو منانے کی تحریک کی گئی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ امراء اضلاع سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 6۔اپریل 2007ء کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان۔ تحریک جدید ربوہ)

حفاظ متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال ماہ رمضان المبارک کا آغاز ستمبر کے دوسرے عشرہ میں ہو رہا ہے۔ ان بابرکت ایام میں جو حفاظ کرام نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے زیر انتظام نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی درخواستیں معہ، پتہ جات وفون نمبرز وغیرہ 25۔اگست 2007ء تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ اسی طرح جو جماعتیں نماز تراویح کیلئے حفاظ کرام کا مطالبہ کرنا چاہتی ہیں وہ بھی اپنی درخواستیں مذکورہ تاریخ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ولادت

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ مریم مرزا صاحبہ زوجہ مکرم طلال حسنات مرزا صاحب ڈیفنس لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 30 مئی 2007ء کو بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام عنایہ طلال تجویز ہوا ہے۔ عزیزہ عنایہ طلال مکرم حسنات احمد مرزا صاحب ابن مکرم مرزا برکت علی صاحب سابق امیر جماعت ایران وعراق کی پوتی مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب سیکرٹری وصایا اسلام آباد کی نواسی اور حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب جہلمی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ دین کی خادمہ اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت-/4روپے

ماخوذ

(سنڈے ایکسپریس 4 فروری 2007ء)

صاحبزادہ حبیب الرحمان ـ قلندر مومند

پشتو ادب کی منفرد اور عظیم شخصیت

دنیا کی کسی بھی زبان کا انسان دوست شاعر اپنے اردگرد کی چیزوں کو اپنے شاعرانہ تصور اور معاشرتی ادراک کے ذریعے عمیق نگاہوں سے دیکھتا ہے اور ان کی بہترین تربیت و تنظیم کے قوانین دریافت کرتا ہے۔ بلکہ اسے عصر حاضر کے آئینے میں مستقبل کی تصویر بھی نظر آتی ہے۔

اس حقیقت کی روشنی میں بیسویں صدی کے وسط میں پشتو ادب کے افق پر جو شعراء و ادباء چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح نمایاں نظر آتے ہیں، ان میں بہت بڑے اور منفرد حیثیت کے مالک قلندر مومند بھی ہیں، جن سے پشتو زبان میں ایک نئے ادبی دبستان کا آغاز ہوتا ہے۔ صاحبزادہ حبیب الرحمان المعروف قلندر مومند یکم ستمبر 1930ء کو پشاور کے گاؤں بازید خیل میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسلامیہ کالج میں داخلہ لیا لیکن سیاسی وجوہ کی بناء پر تعلیم مکمل نہ کر سکے۔ ملازمت کا آغاز محکمہ زراعت سے کیا اور وہاں چند برس گزار کر اے جی آفس چلے گئے۔ وہاں بھی دل نہ لگا تو انکس رابرٹسن کنسٹرکشن کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی۔ اس دوران پرائیویٹ طور پر اعلیٰ تعلیم کے حصول کا سلسلہ شروع کیا۔ بعد میں پشاور یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور انگریزی ادب میں ایم اے اچھی پوزیشن میں پاس کیا۔ پبلک سروس کمیشن کی وساطت سے انگریزی ادب کے لیکچرر مقرر ہوئے، بعد میں ملک دشمنی کا جھوٹا الزام لگا کر انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔

1973ء میں انہوں نے قانون کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ 1980ء میں علی خان نے (باچا خان کے چھوٹے صاحب زادے) جو اس وقت گومل یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے، قلندر مومند کو انگریزی ادب کا لیکچرر مقرر کر دیا۔ 1982ء میں وہاں لاء کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ 1983ء میں جس وقت صوبائی حکومت نے پشتو زبان کے لئے ایک معیاری ڈکشنری کی تیاری کا منصوبہ بنایا اور اس غرض کے لئے پشتو ڈکشنری پراجیکٹ کا اجراء کیا تو قلندر مومند کی نگرانی میں دس برس کے عرصے میں یہ عظیم مشن 1993ء میں تکمیل کو پہنچا اور ''دریاب'' کے نام سے منظر عام پر آیا۔

قلندر مومند صوبۂ سرحد کی مشہور ادبی تنظیم ''اولسی ادبی جرگہ'' کے بانی ارکان میں سے تھے اور اس کے سیکرٹری جنرل بھی رہ چکے تھے۔ 1962ء میں جرگہ کی تحلیل کے بعد آپ نے پشتو کے قلم کاروں میں تنقیدی شعور اور ادبی ذوق کی ترویج و ترقی کے لئے ایک اور ادبی تنظیم ''دساھولیکونکو مرکہ'' کی بنیاد رکھی۔ وہ روزنامہ انجام (کراچی) شہباز اور بانگ حرم میں مدیر کی حیثیت سے جبکہ سابقہ مشرقی پاکستان سے شائع ہونے والے انگریزی رسالوں ''دی ینگ پاکستان'' اور ویکلی ''ہالیڈے'' سے بطور نمائندہ وابستہ رہے۔ اس کے علاوہ خیبر میل، پشاور ٹائمز، فرنٹیر گارجین، نقیب، سرحد اور روزنامہ انقلاب سے بھی منسلک رہے۔ روزنامہ مشرق سے بھی بطور کالم نگار وابستگی رہی۔ روزنامہ ''آج'' میں کبھی کبھار ان کا فکاہیہ کالم ''حال نامہ'' چھپتا تھا۔ جس وقت وہ پشاور یونیورسٹی میں شعبہ انگریزی کے طالب علم تھے تو طالب علم مدیر کی حیثیت سے انہوں نے جرنل آف انگلش لٹریری کلب کے حسن میں اضافہ کیا۔

قلندر مومند کی طبع شدہ تصانیف کے نام گجرے (افسانے) ''تنقید'' ہڈسن کی کتاب کے ایک باب کی تلخیص اور ترجمہ، نظمیات، ارسطو کی مشہور کتاب ''بوطیقا'' کا ترجمہ ''سباؤن'' اور ''رنڑائی'' شاعری کے مجموعے ''دز مکے قصے''، ''سندھی جبہ او ادب''، ''دمحنت قدر''، ''قیصی''، ''درحمان بابا کلیات''، ''دمحمدی صاحبزادہ دیوان''، ''دابوالقاسم دیوان''، ''دقصہ خوانئ گپ''، ''پٹہ خزانہ فی المیز ان''، پشتو کی معیاری اور مستند لغت ''دریاب'' اور ''دخیر البیان تنقیدی مطالعہ'' شامل ہیں۔ اردو زبان کے ادیبوں اور شاعروں میں فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، ابراہیم جلیس، احمد فراز، ایوب صابر اور شوکت صدیقی سے ان کی گہری دوستی رہی۔ قلندر مومند 4 فروری 2003ء کو 73 سال کی عمر میں دار فانی سے کوچ کر گئے۔

شخصیات اپنے عہد اور اپنے ماحول کی پروردہ ہوتی ہیں، اور اپنے عہد اور ماحول سے علیحدہ فرد کی کوئی حیثیت اور اہمیت نہیں۔ اس تناظر میں قلندر مومند کے عہد (1930ء کے بعد) میں پورے برصغیر میں سیاسی، سماجی، ثقافتی اور تہذیبی اقدار تبدیل ہو رہی تھیں۔ پرانے اور فرسودہ خیالات کی جگہ نئی تہذیب اور نئی روشنی کا آفتاب طلوع ہو رہا تھا۔ نئی قدروں کے رواج پانے کے ساتھ ہی پرانی رسومات، وضع داری اور سماجی رشتے دم توڑتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ نئی معاشرتی و تہذیبی قدریں فروغ پا رہی تھیں، لیکن اس دوران کچھ لوگ اب بھی پرانی اور فرسودہ روایتی اقدار کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھے تھے۔ اس کے برعکس مغرب زدگی کے شکار انتہا پسند افراد ان قدروں کے بالکل منکر تھے، البتہ کچھ شاعر اور ادیب ایسے بھی تھے جو ان دونوں کے درمیان ایک مناسب ہم آہنگی چاہتے تھے۔ قلندر مومند بھی ذہنی طور پر اسی طبقہ شعراء سے وابستہ تھے۔ بلکہ ان کی شاعری اور افسانوں کی صحت مند اور مضبوط شریانوں میں اپنی کلاسیکی روایت کا خون گردش کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ انہوں نے بہترین کلاسیکی روایات سے بہت کچھ سیکھا ہے اور اپنے تخلیقی شعور میں اسے جذب بھی کیا ہے۔ ان کی کلاسیکی جمالیاتی عناصر میں لفظ برتنے کا سلیقہ، رموز و علائم کی کرشمہ سازیاں، استعارے کی سحر کاریاں اور حدیث دل کی معجز بیانی ان کے کلام میں یکجا ہو گئی۔

اس کے علاوہ قلندر مومند ترقی پسند تحریک کے زیر اثر ''اولسی ادبی جرگہ'' کے ایک فعال رکن تھے۔ انہوں نے اپنے تخلیقی تجربے اور فن شاعری کے تمام اصولوں اور قواعد پر بے پناہ عبور حاصل کر کے پشتو کی جدید غزل کو خشک بغاوت اور نعرہ بازی کے گرداب سے باہر نکال کر اپنی زمین اور اپنے سماجی رشتوں سے متعارف کروایا۔ اس پر اس وقت کے چند غزل گو شاعروں نے قلندر مومند کے خلاف ایک ہنگامہ برپا کر دیا اور فتوے جاری کر دیئے۔ قلندر مومند نے بڑی ثابت قدمی اور جرأت و استقلال کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ان مخالفین کا جواب اپنے اس شعر میں دیا

دغزل غرورئے مات شہ رقیبان مے شریک شور کا
قلندر پہ غر غرہ کڑئی قلندر اشتراکی دے

ترجمہ! رقیبوں کی غزل کا غرور ٹوٹ گیا تو اب شور مچاتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ قلندر کو مصلوب کر دو، کیوں کہ قلندر اشتراکی ہے۔

اور اس طرح نئے اسالیب شعری کو متعارف کرنے کے ساتھ ساتھ پورے نظام شعری کی ترتیب اور آہنگ اور تمثال گری کے ساختیاتی انداز کو ایک رخ دیتے ہوئے قلندر مومند نے اپنے نظریاتی اور سیاسی پرچا کو ایک ایسا فنی اور ادبی جامہ اور سانچہ دیا جسے آج تک پشتو کا ہر شاعر اپنانا پسند کرتا ہے۔

قلندر مومند نے اپنی ذہانت اور علمیت سے کام لیتے ہوئے اپنی شاعری کو سیاست کی نذر نہیں کیا، بلکہ سیاسی رومانیت کو اپنی شاعری میں جگہ دی۔ ان کی شاعری کے انقلابی پہلو کو نامکمل تو کہا جا سکتا ہے (کیوں کہ بعد میں وہ تحقیق اور تنقید کی جانب زیادہ مائل رہے) لیکن ان کے انقلابی اور ترقی پسندی کے رجحان کو ناکام ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ قلندر مومند کا سب سے بڑا کمال یہی ہے کہ انہوں نے کھرے کھوٹے کے فرق کو اچھی طرح محسوس کیا اور اپنے احساسات کی مدد سے ماضی کے خزانے سے نایاب موتی چنے۔ اور یہی چیز ان کی شاعری کی جان ہے۔ انہوں نے اپنے ماضی کے تہذیبی اور ادبی خزانے سے استفادہ کرتے ہوئے ان پتھروں کو بھی راستے سے ہٹا دیا جو پشتو زبان و ادب کی ترقی اور ترویج کی راہ میں رکاوٹ تھے۔

اس ضمن میں تادم مرگ قلندر مومند کا تنقیدی رویہ اور انسان دوست نظریہ ہر لحاظ سے ان کی شخصیت کا مکمل ترجمان اور ان کی علمی اور ادبی حیثیت اور وقار کا حامل رہا، جس کی وجہ سے ان کے ہر تخلیقی، تحقیقی اور تنقیدی فن پارے میں ایک دل لبھانے والا توازن اور علمی سنجیدگی پائی جاتی ہے۔

قلندر مومند نے زبان و ادب کی تاریخ میں سچائی سے کام لیتے ہوئے کبھی کسی سیاسی، قومی اور ذاتی پسند و ناپسند کا خیال نہیں رکھا۔ بلکہ جو بھی حقیقت نظر آئی، اسے تاریخی اسناد اور معتبر دلائل کے ساتھ پیش کیا۔ پشتو ادب کے اولین تذکرہ ''پٹہ خزانہ'' پر تنقیدی معروضات ''پٹہ خزانہ المیز ان'' لکھ کر انہوں نے اپنے خلاف ایک بہت بڑا طوفان کھڑا کر دیا، جس کے جواب میں چند یار دوستوں نے ان کی ذات اور عقیدے پر بھی حملے کئے۔ تاہم قلندر مومند نے جواباً کبھی بھی ادبی اخلاق کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور نہ ہی ہر کسی کی تنقید کا نوٹس لیا۔ اس سلسلے میں ان کا موقف ہمیشہ یہ رہا کہ میں کسی کم علم اور جاہل آدمی کو جواب دینے سے خواہ مخواہ اس کی اہمیت کیوں کر تسلیم کر لوں اور اپنا وقت فضول برباد کیوں کروں۔ میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے اور اپنے نظریے اور موقف پر کوئی سمجھوتا یا اس سے پیچھے ہٹنا میں اپنی موت اور ذلت سمجھتا ہوں۔

شاعر، افسانہ نگار، صحافی، مترجم، محقق، نقاد، ماہر لسانیات، ڈرامہ نگار، دانش ور اور کئی زبانوں پر مکمل عبور رکھنے والی شخصیت قلندر مومند کے ادبی اور تحقیقی کارناموں کا اگر سرسری جائزہ لیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ قلندر مومند جدید پشتو ادب میں اپنے دیگر ہم عصر شاعروں اور ادیبوں میں ایک منفرد اور جداگانہ علمی حیثیت کے مالک تھے اور جس طرح صاحب سیف و قلم خوش حال خان خٹک کا دعویٰ ہے کہ:

د نظم کہ د نثر کے د خط دے
پہ پختو ژبہ مے حق دے بے حسابہ

ترجمہ! چاہے نظم ہو نثر یا املا و انشاء ہو، پشتو زبان پر میرا بے حساب حق ہے۔

اگر یہ دعویٰ اپنی زندگی میں قلندر مومند کرتے تو شاید غلط نہ ہوتا کیوں کہ انہوں نے بھی پشتو زبان کی بیش تر ادبی اصناف میں طبع آزمائی کر کے ایسے ایسے شاہ کار فن پارے پیش کیے ہیں، جن کے معیار کا ان کے مخالفین بھی اعتراف کرتے ہیں۔ قلندر مومند کے افسانوں کے متعلق ڈاکٹر محمد اعظم اعظم کا کہنا ہے کہ پشتو افسانے کا آغاز جس نے بھی کیا ہے، تاہم اس کا اختتام قلندر مومند کے لکھے ہوئے افسانے ''گجرے'' پر ہوا ہے۔ قلندر مومند نے اپنے وسیع علم اور تنقیدی بصیرت سے پشتو زبان و ادب کی تاریخ کے بہت مشکل سوالوں کا جواب ڈھونڈ نکالا، مثلاً پشتو زبان کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ضرورت کے تحت ایک نیا رسم الخط وضع کرنا، پہلی بار ''دریاب'' کے نام سے ایک ضخیم مستند اور مکمل پشتو لغت، بازید انصاری (پیر روخان) اور اخون درویزہ کے مابین مخالفت کی اصل وجوہات اور اسباب پیش کرنا، کیوں کہ قلندر مومند نے اس سلسلے

میں تحقیق کر کے ”دخیر البیان تنقیدی مطالعہ“ کے نام سے کتاب لکھ کر ثابت کیا کہ پختونوں کی ان دونوں بزرگ ہستیوں کے درمیان پائی جانے والی مخالفت اور مخاصمت کی نوعیت اور سبب صرف مذہبی معاملات ومسائل تھے، جس میں سیاست، قوم پرستی اور طبقاتی سوچ اور نظریے کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔

قلندر مومند ایک استاد اور عالم کی حیثیت سے نہایت ہی مہربان اور شفقت کرنے والے انسان تھے۔ یہی وجہ ہے ان کا ہر شاگرد یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے قلندر مومند دوسروں سے زیادہ چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنی مشہور ادبی تنظیم ”دساھولیکونکومرکہ“ کے پلیٹ فارم سے سینکڑوں شاعروں اور ادیبوں کی تربیت کی اور آج بھی پشتو کے جدید ادب میں جو بڑے بڑے شاعر و ادیب نظر آتے ہیں، ان میں اکثریت قلندر مومند کے شاگردوں کی ہے۔ انہوں نے حالات کو نئے زاویوں سے دیکھا، غزل کی قدیم علامتیں، استعارے اور تلمیحات ان کے ہاں نئے روپ میں ملتی ہیں۔ قلندر مومند کی ادب اور صحافت دونوں شعبوں میں اپنے نظریے کے ساتھ پوری وابستگی اور عقیدت ملتی ہے۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ میری زندگی کا فلسفہ بہت سادہ ہے، جس کی بنیاد سچائی پر ہے، لیکن بدقسمتی سے ہماری عادات اور روایات نے سچائی کو ہمارے عقائد کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی بجائے خلط ملط کر دیا ہے۔ زندگی میں میری دلچسپی صرف اتنی ہے کہ میں اپنا کردار اچھی طرح ادا کر سکوں، مجھ سے دنیا کی کوئی طاقت ادبی اور سیاسی محاذ پر مخالفتوں کا بڑھتا ہوں سیلاب، قید و بند کی صعوبتیں، غربت، بے روزگاری، بیماری اور اپنوں کے دیے ہوئے داغ اور میرا کردار نہیں چھین سکیں، کیونکہ

زما جوند نہ ختمیدونکے حرکت دے
زما روح یوہ لمبہ دہ حرارت دے
زما دین مینہ الفت دے محبت دے
سیاست م ہر جابر زنے نفرت دے

میری روح ایک بھڑکتا ہوا شعلہ ہے، میرا دین الفت اور محبت ہے، میری سیاست ہر جابر اور ظالم سے نفرت ہے۔

(مرسلہ: نعیم احمد صاحب مردان)

نماز پڑھ لیں

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں:۔
”جولائی 1904ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود گورداسپور کی کچہری سے باہر تشریف لائے۔ اور خاکسار سے کہا کہ انتظام کرو کہ نماز پڑھ لیں۔ خاکسار نے ایک دری نہایت شوق سے اپنی چادر پر بغرض جانماز ڈال دی۔ اور حضرت مسیح موعود کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر ادا کی۔ اس وقت غالباً ہم بیس احمدی مقتدی تھے۔ نماز سے فارغ ہونے پر معلوم ہوا کہ وہ دری حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تھی اور انہوں نے وہ لے لی۔“

(سیرت المہدی جلد 3، ص 268)

ایک خوش نصیب نوجوان

محترم میاں جمال احمد صاحب

محترم میاں جمال احمد صاحب لاہور کے احمدی نوجوان تھے جو 1953ء میں راہ مولیٰ میں قربان ہوئے۔ آپ وہ خوش نصیب غیر موصی ہیں جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے تحت بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

محترم جمال احمد صاحب، مستری نذر محمد صاحب حلقہ بھاٹی گیٹ کے صاحبزادے تھے۔ مستری صاحب کی رہائش گاہ اندرون بھاٹی گیٹ میں محلّہ گیٹ رنگہ میں تھی اور مستری نذر محمد صاحب کا لکڑی کا آرا چوک یادگار کے قریب ٹیکسالی گیٹ کے سامنے تھا۔

فسادات کے دوران مستری صاحب نے اپنے گھر والوں کو رنگ محل میں منتقل کر دیا تھا اور خود اپنے صاحبزادے میاں جمال احمد صاحب کے ساتھ گھر کی رکھوالی کیلئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ 6 مارچ 1953ء کو صبح مستری صاحب حکیم سراج دین کے ساتھ ڈاکٹر عبدالقادر صاحب چینی کے گھر چلے گئے اور میاں جمال احمد صاحب بعمر 17 سال اپنی سائیکل پکڑ کر رنگ محل کی طرف چل پڑے۔ اسی دوران مستری صاحب کو پتہ چلا کہ ان کے آرا کو آگ لگا دی گئی ہے اور وہ اس سلسلہ میں مصروف ہوگئے۔ میاں جمال صاحب جب رنگ محل جا رہے تھے تو سامنے سے ایک جلوس آ گیا جو جماعت کے خلاف تھا اس میں میاں صاحب کے محلّہ دار بھی تھے انہوں نے جمال احمد صاحب کو پکڑ لیا کہ یہ بھی مرزائی ہے اس کو مارو۔

کچھ محلّہ داروں نے کہا کہ تم کہہ دو کہ تم احمدی نہیں تم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر آپ نے انکار کر دیا پھر ایک شخص نے آپ سے کان میں کہا کہ تم صرف مجھے کہہ دو کہ تم مرزائی نہیں ہو میں تم کو بچا لیتا ہوں۔ مگر آپ نے اتنا بھی گوارا نہیں کیا کہ جان بچانے کیلئے جھوٹ بولتے۔

اس پر تمام مجمع آپ پر ٹوٹ پڑا اور پتھروں اور چاقوؤں سے وار کر کے آپ کو شہید کر دیا اس واقعہ کا آپ کے گھر والوں کو علم نہ تھا، بعد میں آرمی والوں کو لاش ملی تو انہوں نے اعلان کیا کہ ایک نامعلوم لاش ملی ہے اس لاش کو جب مستری نذر محمد صاحب نے دیکھا تو بوٹوں سے پہچان لیا کہ یہ تو میاں جمال احمد صاحب کی لاش ہے اور انہوں نے گھر والوں کو آ کر اطلاع دی اس وقت آرمی والے ہی لاش لے گئے اور امانتاً دفن کر دیا۔

تقریباً چھ ماہ بعد جب بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین کا فیصلہ ہوا تو آرمی والوں نے ان کی لاش کا تابوت ٹیکسالی گیٹ کے سامنے ان کے آرے والی جگہ پر ان کے گھر والوں کے حوالے کر دیا۔ تابوت کا کچھ حصہ خراب ہو چکا تھا۔ مستری نذر محمد صاحب نے ایک ساگوان کی لکڑی کا تابوت تیار کیا اور پرانے تابوت کو لاش سمیت اس میں ڈال دیا۔

میاں جمال احمد صاحب کے چھوٹے بھائی نصیرالدین صاحب اور ان کی ایک بہن کے بقول جب اس وقت تابوت کی لکڑی لگائی گئی تو ایک خاص قسم کی خوشبو آ رہی تھی جو ان کے مطابق انہوں نے کبھی نہیں سونگھی۔ ان کا کہنا تھا کہ خوشبو میں خاص قسم کی مٹھاس تھی۔ اس کے بعد ان کا تابوت ربوہ پہنچایا گیا۔ حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے مطابق حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مولوی ظہور حسین صاحب بخارا نے کتبہ تیار کروایا۔

میاں جمال احمد صاحب اس وقت T.I کالج لاہور میں F.Sc کے طالب علم تھے وہ سکاؤٹ تھے اور کھیلوں میں بھرپور حصہ لیتے تھے۔ ہاکی یا فٹ بال کی ٹیم کے ممبر تھے جماعت کے ساتھ گہرا تعلق تھا اپنے گھر کے باہر ایک بورڈ بنایا ہوا تھا اور اس پر مینارۃ المسیح کی تصویر بنائی ہوئی تھی اس کے ساتھ انہوں نے ایک عبارت بھی لکھی ہوئی تھی کہ قادیان ہماری چیز ہے یہ ضرور ہمیں مل کر رہے گی۔ جمال صاحب نے اپنا تخلص محبوب رکھا ہوا تھا اور اس بورڈ پر بھی لکھا ہوا تھا۔

جب کبھی حضور لاہور تشریف لاتے تو جمال صاحب ڈیوٹی کیلئے موجود ہوتے اور خوش دلی سے ڈیوٹیاں دیا کرتے تھے۔ جمال صاحب نرم مزاج کے تھے اور لڑائی سے پرہیز کیا کرتے تھے اور اگر کوئی لڑ پڑتا تو اسے پنجابی میں کہتے ”تیرا بھلا ہو“ میاں جمال احمد صاحب کے دو تین بھائی بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے اس لئے والدین کیلئے باقی اولاد بہت عزیز ہوتی ہے۔ وفات پر والدہ صاحبہ کا ضبط قابل ستائش تھا وہ اگرچہ کانپ رہی تھی مگر بے صبری کا کلمہ منہ سے نہ نکالا اور نہ ہی کوئی آنسو بہایا۔ بلکہ انہوں نے باقی بچوں کو بھی سختی سے منع کر دیا کہ کوئی نہ روئے۔

میاں جمال صاحب کے والدین 1986ء میں فوت ہوئے پہلے والدہ اور پھر چھ ماہ بعد ہی والد بھی فوت ہو گئے دونوں بہشتی مقبرہ میں قطعہ نمبر 17 میں مدفون ہیں۔ میاں جمال صاحب کے بہن بھائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ امتیاز احمد: یہ بھی بچپن میں فوت ہو گئے اس وقت جب امتیاز صاحب فوت ہوئے وہ 9th کلاس میں پڑھتے تھے۔

2۔ منیر احمد: یہ بھی چھوٹی عمر میں میاں جمال احمد کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے۔

3۔ حسن احمد: یہ بھی دو تین سال کی عمر میں فوت ہو گئے

4۔ نصیر الدین صاحب: یہ واحد بھائی ہیں جنہوں نے لمبی عمر پائی۔ نصیرالدین صاحب کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹی فوت ہوگئی ہے۔

میاں جمال احمد صاحب کی بہنیں:۔

1۔ رضیہ اکرم اہلیہ ڈاکٹر محمد اکرم قریشی حال ٹورانٹو آپ بہن بھائیوں میں سب سے بڑی ہیں اور بقید حیات ہیں۔ ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے اور تینوں بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہے اور صاحب اولاد ہیں۔

2۔ منیرہ سلیم اہلیہ سلیم احمد حال نیویارک یہ بہن جمال احمد سے چھوٹی ہیں۔ ان کے میاں سلیم احمد صاحب نیویارک میں سیکرٹری مال ہیں ان کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے ساری بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہے۔

3۔ نصیرہ رشید اہلیہ عبدالرشید حال ٹورانٹو یہ بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔ ان کے چار بیٹے ہیں۔ تین بیٹوں کی شادی ہو چکی ہے۔ (ماہنامہ انصاراللہ جون 2005ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مرحوم جمال صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

”میاں جمال احمد صاحب کی قربانی کا واقعہ بہت ہی دردناک بھی ہے اور ان کی بہادری پر بھی دلالت کرتا ہے بہت نڈر انسان تھے محترم جمال احمد صاحب والد مستری نذر محمد صاحب حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور کو 6 مارچ 1953ء کو (قربان) کیا گیا (قربانی) کے وقت آپ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایف ایس سی کے طالب علم تھے۔ جب بھی حضرت مصلح موعود تشریف لے جاتے تو مرحوم ساری ساری رات ڈیوٹی دیتے۔ 5 مارچ 1953ء کو آپ ساری رات گھر کی چھت پر پہرہ دیتے رہے۔

6 مارچ کو جمعہ کے روز آپ اپنی والدہ اور بہن بھائیوں کو ملنے سائیکل پر رنگ محل جا رہے تھے۔ گھر سے کچھ فاصلہ پر محلّہ دار جو آپ کو جانتے تھے جلوس کی شکل میں کھڑے تھے آپ پاس سے گزرے تو انہوں نے پتھر برسانے شروع کر دیئے آپ سائیکل سے اتر کر کھڑے ہوگئے۔ ہجوم گالیاں دیتا ہوا آپ کو مارنے کیلئے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھا یہ مرزائی ہے اسے جان سے مار دو۔ ایک شخص جو آپ کو ذاتی طور پر جانتا تھا وہ آپ کے پاس آیا کہنے لگا جمال تم کہہ دو کہ تم احمدی نہیں ہو تو میں تمہیں بچا لوں گا۔ اگر تم ویسے نہیں کہنا چاہتے تو میرے کان میں ہی کہہ دو تو پھر بھی میں اس ہجوم کو سنبھال لوں گا۔ کیونکہ آپ نے تو کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ آپ کہنے لگے کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوں اور اپنی جان بچانے کیلئے جھوٹ نہیں بولوں گا تم نے جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ چنانچہ آپ کو نیچے گرا کر چاقوؤں سے (قربان) کیا گیا۔ (قربانی کے وقت آپ کی عمر صرف 17 سال تھی)

”جمال احمد کے بھائی نصیرالدین بلال اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ مرحوم کے قاتل حکومت نے پکڑ کر چھوڑ دیئے لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو ہمارے سامنے سزا دے دی۔ ایک پاگل ہو کر نہایت بری حالت میں مرا یعنی گندی نالیوں کا گند پیتے ہوئے پھرتا رہا اسی حالت میں وہ مرا۔ اور دوسرا اندھا ہو کر مرا۔“

(روزنامہ الفضل 3۔ اگست 1999ء)

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

ابن رشد۔ شخصیت، سیرت اور اخلاق

یگانہ روزگار، جامع کمالات علامہ ابن رشد کی زندگی پر غائرانہ نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بے حد محنتی، اولوالعزم اور بڑے باہمت انسان تھے۔ مزید یہ کہ آپ پیکر متانت، وجیہ اور بارعب شخصیت کے حامل تھے۔ کم سخن ہونے کے باعث صرف ضرورت کے وقت گفتگو فرماتے تھے۔ گفتگو بھی اس قدر محبت بھرے لہجے میں فرماتے کہ گویا منہ سے پھول جھڑتے۔ سادہ، منکسر، متواضع، دوسروں کے کام آنے والے، خدمت کو حصہ ایمان سمجھتے تھے۔ جاہ وحشمت حاصل ہونے کے باوجود خاکساری و عاجزی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ دولت، شہرت اور اہمیت نے ان کو جامہ سے باہر نہ کیا۔ اگر چہ انہیں شاہی دربار میں اتنا اونچا عہدہ ملا ہوا تھا لیکن باوجود اس کے نہ تو مال و دولت جمع کیا اور نہ ہی کسی رشتے دار کو اپنے رتبے سے فائدہ پہنچایا۔ جو کچھ مالی منفعت ان کو حاصل ہوئی اس سے دوسرں نے زیادہ فائدہ حاصل کیا۔ حاجت روا اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔

آپ نے فقہ، فلسفہ، علم فلکیات، طب اور تفسیر جیسے علوم میں اپنی ذہانت، ذکاوت، سلیم الطبعی، عزم صمیم، دیانت، اصول پسندی کا لوہا منوایا۔ خود پسندی، عیش کوشی، زر دیدگی، جاہ طلبی اور مطلب پرستی کے تپتے ہوئے صحرا میں اصول پرستی، قناعت، دیانت اور صداقت کے ایسے پھول کھلائے جن کی خوشبو سے آج بھی دل والوں کا مشام جاں معطر ہے۔ مادی زندگی، کسب زر، جلب منفعت کو متاع حیات نہیں جانتے تھے بلکہ روحانی اقدار کو زندگی کی معراج گردانتے تھے۔ طبعاً آئینہ دل پر کدورت کی گرد بیٹھنے نہ دیتے تھے۔ چاپلوسی سے سخت نفرت کرتے تھے۔ جلا وطن ہوئے، مفلسی میں وقت گزارا مگر کیا مجال کہ کسی کے آگے دست سوال دراز کیا ہو۔ مشکلات اور تنگ دستی کو صبر، قناعت اور وقار سے برداشت کیا۔ بادشاہ جسے ایک وقت میں برادر من کہہ کر مخاطب ہوتے تھے برافروختہ ہوا اور نظر بند کر دیا، مگر پائے استقامت میں لغزش نہ آئی۔ اپنے مؤقف پر چٹان کی طرح ڈٹے رہے تا آنکہ بادشاہ کو غلطی کا احساس ہوا اور خود بلا کر دوبارہ قاضی کا عہدہ پیش کیا۔ ناخوشگوار حالات کے باوجود مزاج میں تلخی پیدا نہیں ہوئی، زندگی کے ہر زیر و بم کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کرتے۔ استقلال اور ایثار ان کی شخصیت کے عناصر ترکیبی تھے۔ صبر وقناعت کا چلتا پھرتا مجسمہ تھے۔ نام ونمود حاصل کرنے یا محبوب خلائق بننے کی کوئی آرزو نہ تھی۔

آپ عربی کے مایہ ناز ناقد، خوش فکر شاعر، ژرف نگاہ محقق اور صاحب فکر ادیب تھے۔ آپ کا شمار اندلس کی نابغہ روزگار ہستیوں میں ہوتا تھا۔ علم ان کی زندگی، تحقیق ان کی تسکین اور تخلیق ان کی مجبوری تھی ایسی مجبوری جو عام آدمی کو فنکار کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے۔ اسی مجبوری نے انہیں لائق احترام اور معتبر ہستی بنا دیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ علم سے، فکر سے، ادب سے آگہی اور دیدہ و دانش سے رشتہ استوار رکھنا بڑی سعادت ہے۔ لیکن یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ آپ علم سے وابستگی کا روشن مینار تھے۔ انہیں حرف سے، لفظ سے اور کتاب سے عشق تھا اور اس عشق نے انہیں ہمیشہ سرشار، پرعزم اور فعال رکھا۔ آپ کا گھر صاحبان فکر، حاملان ذوق سلیم اور جویان علم کے لئے ایک مرکز تھا۔ آپ کی ژرف نگاہی، بصالت فکر کا ایک زمانہ معترف تھا۔

ایک دیو پیکر شخصیت ہونے کے ساتھ کثیر الجہت بھی تھے۔ فقہ، طب، علم ہیئت، تفاسیر ارسطو کے سلسلے میں ان کے کارنامے سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ متجسسانہ ذہانت جو فطری طور پر ودیعت کی گئی تھی انہیں کائنات کے حقائق سے پردے اٹھانے پر اکساتی رہتی تھی۔ عالم اسلام میں آپ نمایاں عقلیت پسند (Rationalist) عالم تھے۔ عقلیت اور اجتہاد کی خشت اول آپ ہی نے رکھی گو آپ علم و معرفت کا حصول محض عقل کا مرہون منت خیال نہیں فرماتے تھے۔ عقل کی قطعیت کے قائل نہ تھے لیکن عقل کی افادیت سے انکار بھی نہیں کرتے تھے۔ ان کے نزدیک عقل اور شریعت (الہام) کا اپنا اپنا دائرہ کار تھا۔ یورپ کے فلاسفروں کی عقلیت سیکولر تھی لیکن ان کی عقلیت وحی والہام کے تابع تھی۔ ان کے نزدیک شرع اور عقل میں تناقص نہیں ہے، عقل بغیر شرع کے بیکار اور شرع عقل کے بغیر اپنا مقصود حاصل نہیں کر سکتی۔ عقل کو چشم بینا کی طرح اور شریعت کو آفتاب کے مانند خیال کرنا چاہئے۔ آنکھ جس طرح سورج کی روشنی نہ ہونے سے بیکار ہوتی ہے اسی طرح عقل بغیر شرع کے بیکار ہے۔

ابن رشد نے اپنی فکری صلاحیت کی روشنی میں جو اجتہادات کئے وہ قابل ستائش ہیں۔ انہی اجتہادات نے ایک نئے طریق فکر کی داغ بیل ڈالی جس کے اتباع میں آنے والے دانشوروں نے نئے چراغ روشن کئے۔ علاوہ ازیں ارسطو کی کتابوں کی ہمہ گیر اور مفصل تفاسیر لکھنے کی بناء پر آپ شارح اعظم The Great Commentator بھی تھے۔ چہرہ رعب دار جس پر بادشاہوں والا وقار اور جلال تھا۔ خدوخال تیکھے تھے۔ آنکھیں روشن، ابرو کمان کی طرح تھی۔ بھاری جسم پر جبہ زیب تن فرماتے تھے۔ ایک تصویر میں جو چوغہ پہنا ہوا ہے اس پر لاغالب الا اللہ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ سر پر ہمیشہ پگڑی پہنتے تھے۔ داڑھی ہمیشہ تراشی ہوئی تھی۔ بائیں ہاتھ میں ہمیشہ کتاب تھامے ہوتے تھے۔

اجتہاد کیا ہے؟ اس کی مثال ابن رشد نے یوں دی اکثر فقہا خیال کرتے ہیں کہ جس فقیہ نے سب سے زیادہ آراء حفظ کی ہیں وہ سب سے زیادہ قانونی مہارت رکھتا ہے۔ ان کا نظریہ اس شخص جیسا ہے جو سوچتا ہے کہ موچی وہ ہے جس کے پاس بہت سارے جوتے ہوں بجائے اس شخص کے جو جوتے خود بنا سکتا ہو۔ یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ وہ موچی جس کے پاس بہت سارے جوتے ہیں اس کے پاس ایک روز ایسا گاہک ضرور آئے گا جس کے پاؤں پر کوئی جوتا بھی پورا نہیں آئے گا۔ چنانچہ ایسا گاہک لازماً ایسے موچی کے پاس جائے گا جو جوتے خود بنا سکتا ہے۔

اخلاق حسنہ کا حسین گلدستہ تھے۔ علم وعمل کے شجر کی سرسبز، ثمر آور شاخ تھے۔ ظاہری اور باطنی حسن دونوں سے مزین تھے۔ قلبی شرافت اور وضع داری کا دلفریب پیکر تھے۔ ان کا شفقت بھرا مربیانہ رویہ قابل ستائش تھا۔ ان کی فیاضی دوست دشمن سب کے لئے یکساں تھی۔ فرماتے تھے کہ اگر میں دوستوں کو دوں تو میں نے وہ کام کیا جو خود میری طبیعت کے مطابق تھا، احسان تو یہ ہے کہ دشمنوں کے ساتھ بھی ایسا حسن سلوک کیا جائے جو طبیعت پر ناگوار گزرتا ہو۔ ان کے حلم و بردباری کا ایک واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص نے مجمع عام میں ان کے خلاف دشنام طرازی کی۔ لیکن بجائے طیش میں آنے کے ابن رشد اس شخص کے ممنون ہوئے کہ اس کی بدولت ان کو اپنے حلم وعفو کے آزمانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کو کچھ نقد رقم بطور تحفے کے دی لیکن اس کے ساتھ اس کو تلقین بھی کی کہ کسی اور کے ساتھ ایسا توہین آمیز رویہ اختیار نہ کرنا کیونکہ ہر کوئی اس کا احسان مند نہیں ہوگا۔

ان کی ژرف نگاہی، بصیرت، سریع الفہمی اور شان وقار کا ایک زمانہ قائل تھا۔ خوش پوش، خوش اطوار اور خوش باش انسان تھے۔ ان کے رہن سہن، وضع قطع، رفتار و گفتار سے نفاست جھلکتی تھی۔ مکالمت، مفاہمت اور مصالحت کے خوگر تھے۔ کینہ، کدورت، حسد اور عداوت کے لئے ان کے دل میں کوئی جگہ نہ تھی۔ مہذب، خیر اندیش، خلیق، شگفتہ مزاج، وسیع القلب، خوش گفتار اور خوش اندیش۔ انتہائی نرم مزاج، اور رقیق القلب تھے۔ قریب پندرہ سال تک قاضی کے باعزت عہدہ پر فائز رہے لیکن کسی مجرم کو سزائے موت نہ دی۔ اگر کوئی ایسا فوجداری مقدمہ سماعت کے لئے پیش خدمت ہو جاتا تو خود کو اس مقدمے سے الگ کر لیتے، ایسے مقدمے کی سماعت ان کا کوئی نائب یا قائم مقام قاضی کرتا۔ کسی مدعی کے لبوں پر ان کے ظالمانہ یا یکطرفہ طرز عمل کے خلاف حرف شکایت نہ آیا۔ کسی فریق کی بے جا طرفداری نہ کی۔ ہزاروں مقدمات کی سماعت کی اور ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ انصاف کا پلڑہ بھاری رہے۔

ابن رشد درویش صفت ہونے کے ساتھ نہایت محبّ وطن تھے۔ افلاطون نے کتاب ''ری پبلک'' میں یونان کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہاں کے لوگ دماغی نشوونما میں دنیا کے تمام ممالک سے افضل ہیں۔ ابن رشد نے اس کتاب کی شرح میں اپنے وطن عزیز اندلس کو دماغی فضیلت میں یونان کے ہم پلہ قرار دیا۔ جالینوس (Galen) نے یونان کی آب و ہوا کو سب سے زیادہ معتدل قرار دیا تھا۔ ابن رشد نے کتاب الکلیات میں دعویٰ کیا کہ سب سے زیادہ معتدل آب وہوا پانچویں اقلیم کی ہے اور قرطبہ اسی اقلیم میں واقع ہے۔ آپ خلافت راشدہ کو ماڈل جمہوری حکومت تسلیم کرتے تھے جس میں افلاطون کی ری پبلک کے تمام خواص موجود تھے۔

خلیفہ منصور کے دربار میں ایک دفعہ ابن رشد اور ابن زہر کے درمیان یہ بحث چل پڑی کہ قرطبہ اور اشبیلیہ میں کون سا شہر افضل ہے؟ ابن زہر کی نظر میں اشبیلیہ کو قرطبہ پر ترجیح حاصل تھی۔ ابن رشد نے اپنی رائے کا اظہار یوں کیا۔ اشبیلیہ میں جب کوئی عالم رحلت کر جاتا ہے اور اس کی کتابوں کو فروخت کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو ایسی کتابیں قرطبہ لائی جاتی ہیں کیونکہ اشبیلیہ میں کتابوں کی اہمیت کوئی نہیں جانتا۔ لیکن جب قرطبہ کا کوئی موسیقار رحلت کرتا ہے تو اس کے موسیقی کے آلات اشبیلیہ میں فروخت کئے جاتے ہیں کیونکہ قرطبہ میں ایسے آلات کی کوئی مانگ نہیں ہوتی۔

علامہ ابن رشد فنا فی العلم تھے۔ حصول علم کا شوق دل میں شعلے کی طرح جلتا رہتا تھا۔ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک کتابوں کے مطالعہ میں مشغول رہے۔ جس طرح البیرونی نے کہا تھا کہ کتابیں ان کے بچے ہیں، کچھ یہی حال ابن رشد کا تھا۔ رات کے وقت بھی کتاب ان کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ پوری زندگی میں صرف دو راتیں ایسی آئیں کہ مطالعہ سے محروم رہے، ایک وہ رات جب ان کے والد کی وفات ہوئی اور دوسری رات جب ان کی شادی ہوئی۔ مطالعہ کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی شب و روز جاری رہتا۔ طب، منطق، ہیئت، فلسفہ پر 87 کے قریب کتابیں ورثہ کے طور پر چھوڑیں جو بیس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔

قاضی ابومروان الباجی نے ابن رشد کی سیرت کو ان الفاظ میں بیان کیا تھا ''ابن رشد کی رائے نہایت صائب ہوتی تھی۔ بے انتہا ذکی اور قوی القلب تھا۔ اس کے ولولے نہات پختہ تھے، مصائب سے کبھی خوف نہ کھاتا تھا''۔ (طبقات الاطباء ص76)

اتنے بڑے عالم، مسلم الثبوت فقیہ ہونے کے باوجود ان میں علمی برتری جتانے کا شوق رتی برابر بھی نہ تھا۔ دوسروں سے فراخدلانہ طور پر پیش آتے۔ منکسر المزاجی کا اظہار ان کے تن کے سادہ لباس سے ہوتا تھا۔ مرنجاں مرنج طبیعت کے انسان تھے۔ مال و متاع یا جائیداد بھی کوئی نہ تھی۔ وہ اپنے دشمنوں سے بھی عدل کا سلوک کرتے۔ آپ دوست و دشمن سب کے لئے فیاض تھے۔ اگر ان کے کسی دوست کو کوئی بلاوجہ ہدف تنقید بناتا تو وہ یہ برداشت نہ کر سکتے۔ کہتے ہیں

کہ ایک شاعر کو انہوں نے اسی کوڑوں کی اس لئے سزا دی کیونکہ اس نے ایک عالم دین کو ہجو لکھی تھی۔

بحثیت فلاسفر خدا کی ذات پر ان کا یقین گویا پتھر پر لکیر کی طرح تھا۔ درج ذیل مقولہ بھی آپ ہی کا ہے۔ He who studies anatomy increases his belief in God. تمام اسلامی عبادات اور رسومات کی پابندی فرض منصبی سمجھتے تھے۔ نہایت باحیا، کم سخن اور پاکباز انسان تھے۔ حددرجہ پاک باز، دیندار اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ تمام احکامات شریعت کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ پانچ وقت کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ ہر شخص کو سب سے اچھے دین کا پیروکار ہونا چاہئے۔

ان کے ایک ہمعصر ابومحمد عبدالکبیر نے بیان کیا۔ ابن رشد کی بے دینی کے متعلق جو باتیں مشہور ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ وہ بے دینی کے گندے جراثیم سے بالکل پاک تھا۔ میں نے اس کو مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ ہر نماز سے پہلے تازہ وضو کرتا تھا۔ البتہ ایک بار اس کی زبان سے غلطی سے سخت کلمہ نکل گیا اس کے علاوہ اس سے کبھی کوئی اور غلطی سرزد نہیں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم، نماز، روزہ، نیز تمام دینی شعار کے پابند، نیک، متقی اور مستجاب الدعوات تھے۔ قرآن مجید، سنت، حدیث کے حوالے یوں ازبر تھے گویا واکنگ انسائیکلوپیڈیا تھے۔

زندگی کے آخری ایام میں ان کے اعداء نے ان کے متعلق غلط سلط باتیں مشہور کردی تھیں ان میں ایک یہ تھی کہ آپ بے دین تھے جیسا کہ عام طور پر فلسفی ہوا کرتے ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ بات ان کے کیریکٹر کا حصہ بن گئی۔ خاص طور پر اس بات کو یورپ کے مسیحی حلقوں میں بہت پھیلایا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مسیحی حلقوں میں بہت سارے عیسائی علماء ایسے تھے جو ان کے فلسفیانہ نظریات کی وجہ سے ان کو دشمن ایمان جانتے تھے۔ یورپ میں جوں جوں فلسفہ کی تعلیم عام ہوتی گئی اور نئی روشنی (Enlightenment) کا دور شروع ہونے لگا تو لوگ دین سے بیزار ہونے لگے۔ مسیحی پادریوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ ساری بے دینی ابن رشد کے فلسفہ کی اشاعت کی وجہ سے ہے۔

یورپ میں ایک اور من گھڑت افسانہ رواج پا گیا کہ ابن رشد چونکہ مریضوں کے لئے نسخے تجویز نہیں کرتے تھے اس لئے طبابت کے پیشہ سے نفرت کرتے تھے۔ اس مغالطے کی وجہ یہ تھی کتاب الکلیات میں ابن رشد نے فصد اور آپریشن کے بعض سہل طریق ابن زہر کی جانب منسوب کئے تھے۔ یہ اعتراض اس لئے بھی بے بنیاد ہے کیونکہ ابن رشد کئی سال تک خلیفہ ابو یوسف یعقوب منصور کے دربار میں شاہی طبیب کے منصب پر فائز رہے تھے۔

ایک زمانہ میں مغرب کے علماء اور مشرق کے علماء کے درمیان یہ بحث جاری تھی کہ کس خطہ زمین کو فضیلت حاصل ہے۔ اس ضمن میں وہ اپنے اپنے ممالک کے ممتاز علماء کے نام اور ان کی تصنیفات بیان کرکے اپنی فضیلت ثابت کیا کرتے تھے۔ سب سے پہلے ابن الربیب قیروانی نے اندلس کے عبدالرحمٰن ابن حزم کے نام ایک مراسلہ بھیجا جس میں نارتھ افریقہ کی فضیلت اندلس پر ثابت کی۔ اس کے جواب میں ابن حزم نے اندلس کے علماء کے مناقب وفضائل پر ایک رسالہ لکھ کر ابن الربیب کو بھیجا۔ ابن حزم کے رسالہ کے ذیل کے طور پر ابن سعید بن حزم نے مزید ایک رسالہ لکھ کر اس کی تکمیل کر دی۔ فلسفہ واخلاقیات کے بیان میں اس نے ابن رشد کو خاص جگہ دے کر علمائے اندلس میں خاص الخاص قدرومنزلت کا مستحق قرار دیا۔ ابوالولید شقندی نے تو ابن رشد اور ان کے دادا کو اسلام کے روشن ستارے اور شریعت کے چراغ کے القابات سے نوازا تھا۔ غرض ابن رشد کی رحلت کے ایک سو سال بعد بھی اندلس میں ان کی تصنیفات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا۔

حضرت امام ابن تیمیہؒ اپنے وقت کے شیخ الاسلام تھے انہوں نے ابن رشد کی کتاب کشف الادلہ کا رد لکھا جو ان کی ''کتاب العقل والنقل'' میں شامل ہے۔ ممتاز تاریخ دان ابن خلدون نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''مقدمہ تاریخ'' میں ابن رشد کو الفارابی اور ابن سینا کے ہم پلہ قرار دیا ہے۔

آج کے دور میں عورتوں کے حقوق اور آزادی کا ہر طرف چرچا ہے۔ مغرب میں ویمنز لب (Women's Lib) پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ اس آئیڈیا کے بیج کو مغرب میں کس نے بویا تھا جو آج یہ تناور درخت بن کر ایک پوری تحریک کو اپنے سایہ کے نیچے لئے ہوئے ہے؟ یاد رہے کہ حقوق نسواں کا سب سے پہلا علمبردار یورپ میں ابن رشد تھا۔ افلاطون کی کتاب الجمہوریہ (جوامع سیاسیۃ افلاطون) کی شرح متوسط میں انہوں نے فرمایا عورتیں تمام معاملات زندگی میں مردوں کے مساوی ہیں، ہاں صرف یہ کہ وہ فطری طور پر کمزور ہوتی ہیں۔ امن اور جنگ دونوں حالتوں میں دونوں کی قابلیتیں ایک جیسی ہیں۔ اس دعویٰ کے حق میں انہوں نے یونانی، عرب اور افریقن (بربر) جنگجو عورتوں کا ذکر کیا۔ مزید کہا کہ ہمارے معاشرے میں عورتوں کا مقام افلاطون کی جمہوریت میں دیئے گئے شہری مساوات کے برابر کا نہیں ہے۔ عورتوں کو بچے جنم دینے، دودھ پلانے اور ان کی پرورش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو کہ ملک کی اقتصادیات کے لئے برا ہے نیز ریاست کی غربت کا اصل سبب ہے۔ آپ کے نزدیک عورتوں میں حکمران اور فلاسفر پیدا ہو سکتے تھے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ معاشرے کو اچھے سے اچھا بنایا جا سکتا ہے، اس تبدیلی لانے کے طریقے آپ نے بتلائے۔ ان سیاسی آئیڈیاز نے مذہبی علماء اور سیکولر حکمرانوں بلکہ کیتھولک پادریوں کو بھی مخمصے میں ڈال دیا کیونکہ یہ سب گروہ چاہتے تھے کہ معاشرہ جوں کا توں قائم رہے تاکہ ہر کس وناکس اپنے حقوق کی بات نہ کر سکے۔

مکمل اقتباس ملاحظہ فرمایئے ''ہماری سوسائٹی میں عورتوں کے ہنر اجاگر کرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ بچوں کا پیدا کرنا اور ان کی نگہداشت کرنا ان کا مقدر بن چکا ہے۔ اس غلامی کی حالت نے ان میں بڑے کام کرنے کی اہلیت سلب کر دی ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی عورت ایسی نہیں جس میں پُر از حکمت خوبیاں ودیعت کی گئی ہوں۔ وہ جڑی بوٹیوں کی طرح بے سود اپنی زندگیاں گزارتی ہیں۔ اپنے شوہروں کے لئے انہوں نے خود کو وقف کر رکھا ہے۔ اس سے وہ زبوں حالی جنم لیتی جو ہمارے شہروں میں عام ہے کیونکہ عورتیں تعداد میں مردوں سے دوگنا سے زیادہ ہیں لیکن ضروریات زندگی وہ اپنی محنت سے پوری نہیں کرسکتیں''۔

اندلس کے اس دور کے معاشرہ میں عورت گویا مرد کی جائیداد تصور کی جاتی تھی۔ مرد ایک سے زیادہ شادیاں کر سکتا تھا اور جب چاہے طلاق دے سکتا تھا۔ عورتیں اپنے گھروں میں محبوس رہتی تھیں، علمی کام کرنے کی استعداد ان میں مفقود سمجھی جاتی تھی۔ کوئی عورت فقیہ، قاضی، استاد، مصنف، حاکم کی صورت میں کہیں ڈھونڈے بھی نہ ملتی تھی۔ قارئین اندازہ فرمایئے ابن رشد نے حقوق نسواں کی بات ایسے معاشرے میں ایک ہزار سال قبل کی تھی جہاں حکومت، عدلیہ، انتظامیہ میں مرد ہی مرد تھے۔ خلیفہ گویا مطلق العنان حکمراں تھا۔ آمریت کا دور دورہ تھا۔ اس امر سے ان کی آزادی فکر اور جرأت رندانہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ حق گوئی اور باکی آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ کلمہ حق کہنے میں ذرا بھی تامل نہ فرماتے تھے۔ یقیناً وہ اپنے دور میں رہتے ہوئے ایک ہزار سال آگے رہ رہے تھے۔ شاید ان کی کوئی فری تھنکر کا خطاب بھی دے کچھ بھی ہو ان کے دل میں جو ہوتا تھا وہی زبان پر ہوتا تھا۔

لندن سے 1854ء میں شائع ہونے والی ایک نادر کتاب حسن اتفاق سے مجھے کنگسٹن کی کوئینز یونیورسٹی کی سٹاف لائبریری میں ہاتھ لگ گئی۔ اس میں ابن رشد کا ذکر یوں کیا گیا ہے:۔

(ترجمہ) عالم وفاضل فقیہ ابو ولید بن رشد بادشاہ ابویعقوب کا شاہی طبیب تھا۔ 578 ہجری میں امیر المومنین کے حکم پر اس کے دربار میں مراکش بلایا گیا لیکن بادشاہ نے اس کو قرطبہ کا قاضی جلد ہی مقرر کر دیا۔ ابو ولید نہ صرف ایک ممتاز طبیب بلکہ دوسرے علوم میں بھی مہارت تامہ رکھتا تھا۔ ابن وفید ہمیں یقین دلاتا ہے کہ وہ بہت عمدہ شاعر تھا نیز اس کو بخاری شریف کے تمام تراجم یاد تھے۔ اس کی وفات مراکش میں ذی الحجہ کے چاند کے اکیسویں روز 595 ہجری میں ہوئی۔

ابن رشد کو عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان سے شناسائی حاصل نہ تھی۔ اس لئے ارسطو کی کتابوں کی جو شرحیں انہوں نے لکھیں ان کا انحصار سراسر ان عربی تراجم پر تھا جو بغداد میں حنین ابن اسحٰق، اس کے بیٹے اسحٰق، بھانجے حبیش ابن الحسن اور عیسیٰ ابن یحیٰ وغیرھم نے آٹھویں صدی اور نویں صدی میں کئے تھے۔

ابن رشد نے کثیر تعداد میں کتب تصنیف کیں لیکن کسی ایک میں بھی اپنی زندگی کے حالات درج نہ کئے۔ ہاں کتاب الکلیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ غذا کے معاملہ میں آپ کو جو چیزیں سب سے زیادہ مرغوب تھیں ان میں جو کا پانی (آش جو)۔ چاول کی کھیر اور بینگن کی ایسی بھجیا بہت مرغوب تھی جو قیمے میں زیتون کے تیل میں بھنی ہوئی ہو۔ پھلوں میں انگور اور انجیر بہت پسند تھے۔

افسوس اس عظیم المرتبت مفکر اور حکیم کی قدر مغرب نے کی اور مشرق میں صدہا سال تک گمنام رہے۔

چندوں کی ابتدا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لاکر سامنے رکھ دیا پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔ ابوبکرؓ نے سارا مال لاکر سامنے رکھ دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے۔ حالانکہ اپنی گزران عمدہ رکھتے ہیں ان کے برخلاف ہندوؤں وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندہ جمع کر کے کارخانہ چلاتے ہیں اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعوں پر صرف کرتے ہیں حالانکہ یہاں تو بہت ہلکے چندے ہیں۔ پس اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہئے وہ منافق ہے اور اس کا دل سیاہ ہے۔ ہم ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے......

یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہوسکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں۔ اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔

پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 361)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 69588 میں زبیدہ بیگم

زوجہ غلام سرور قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹھیالی خورد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی ایک ایکڑ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ -/3000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زبیدہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد صغیر طاہر معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 ماسٹر سفیر احمد

مسل نمبر 69589 میں نجمہ پروین

بنت غلام احمد قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹھیالی خورد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نجمہ پروین۔ گواہ شد نمبر 1 محمد صغیر طاہر معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 ماسٹر سفیر احمد

مسل نمبر 69590 میں سعید احمد

ولد بشارت احمد قوم سپرا پیشہ مزدوری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹھیالی خورد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سعید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد صغیر طاہر معلم سلسلہ ولد عبدالکریم۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید ولد محمد شفیع

مسل نمبر 69591 میں ہدایت اللہ

ولد غلام محمد قوم ملانے جٹ پیشہ پنشنر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹھیالی خورد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1700 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ہدایت اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر سفیر احمد ولد عبدالمجید۔ گواہ شد نمبر 2 صغیر احمد ولد غلام رسول

مسل نمبر 69592 میں فوزیہ پروین

بنت محمد رمضان جٹ قوم کلو جٹ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹھیالی خورد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فوزیہ پروین گواہ شد نمبر 1 محمد صغیر طاہر معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 ماسٹر سفیر احمد

مسل نمبر 69593 میں صباء اسلم

بنت محمد اسلم قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹھیالی خورد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صباء اسلم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد صغیر طاہر معلم سلسلہ ولد عبدالکریم۔ گواہ شد نمبر 2 ماسٹر سفیر احمد ولد عبدالمجید

مسل نمبر 69594 میں محمد ہارون

ولد محمد اسماعیل قوم چدھڑ جٹ پیشہ مزدوری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیہ نوریہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-5-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 10 مرلہ رہائشی مکان مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ...... روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد ہارون۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد ملہی ولد محمد صادق (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 مقبول احمد ولد عبدالغفور

مسل نمبر 69595 میں محمد صادق

ولد اللہ داد قوم مغل پیشہ پنشنر عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ شمالی کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ 8 مرلہ واقع ستار پورہ مالیتی -/480000 روپے (2) بینک بیلنس -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد صادق۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن ولد صوبیدار شریف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 صوبیدار شریف احمد ولد رحمت خان

مسل نمبر 69596 میں رشیدہ بیگم

زوجہ محمد صادق قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ شمالی کھاریاں شہر ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 25 تولے مالیتی -/375000 روپے (2) حق مہر -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رشیدہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء الرحمٰن ولد صوبیدار شریف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 صوبیدار شریف احمد ولد رحمت خان

مسل نمبر 69597 میں شمریز رضا

ولد عبدالرزاق قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) بائیسکل مالیتی -/700 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شمریز رضا۔ گواہ شد نمبر 1 حنیف احمد ثاقب مربی سلسلہ وصیت نمبر 31199۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالمجید ولد چوہدری نواب خان

مسل نمبر 69598 میں عظمیٰ منور

بنت رانا منور احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھاڈیوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-4-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عظمیٰ منور۔ گواہ شد نمبر 1 رانا منور احمد والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق مربی سلسلہ ولد اکبر علی

مسل نمبر 69599 میں محمد شریف باجوہ

ولد غلام رسول قوم باجوہ پیشہ ٹیچر عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھاگووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین ساڑھے چار کنال واقع نوادے (2) مکان 5 مرلہ واقع نوادے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10938 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں اور مبلغ -/4000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد شریف باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی مربی سلسلہ ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 شہزاد احمد باجوہ ولد محمد اکرم باجوہ

مسل نمبر 69600 میں ناصر احمد

ولد غلام نبی قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھاگووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین 3 کنال واقع نوادے (2) زمین 3 کنال واقع اورا (3) مکان 6 مرلہ واقع نوادے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1700 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ -/4000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف ولد غلام رسول

مسل نمبر 69601 میں سید کاشف علی

ولد سید انور علی شاہ قوم سید پیشہ مزدوری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدرانہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید کاشف علی۔ گواہ شد نمبر 1 فرید احمد بھٹی مربی سلسلہ ولد نذیر احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد محمود ولد چوہدری نعمت علی

مسل نمبر 69602 میں شبانہ منور

بنت منور احمد اختر قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی -/23200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1900 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شبانہ منور۔ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد وصیت نمبر 22121۔ گواہ شد نمبر 2 وقاص احمد گوندل وصیت نمبر 32604

مسل نمبر 69603 میں ثمرہ فردوس

بنت نصر اللہ خاں گوندل قوم جٹ گوندل پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمرہ فردوس۔ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد وصیت نمبر 22121۔ گواہ شد نمبر 2 افضال احمد گوندل وصیت نمبر 52462

مسل نمبر 69604 میں شازیہ کوثر

بنت نصر اللہ خاں قوم جٹ گوندل پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شازیہ کوثر۔ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد وصیت نمبر 22121۔ گواہ شد نمبر 2 افضال احمد گوندل وصیت نمبر 52462

مسل نمبر 69605 میں محمد انور باجوہ

ولد محمد الٰہی باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ دوکانداری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) سامان دوکان مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد انور باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرام ناصر مربی سلسلہ ولد محمد ارشد مانگٹ گواہ شد نمبر 2 ساجد مقصود احمد ولد منیر حسین (مرحوم)

مسل نمبر 69606 میں خالد محمود

ولد محمد شریف قوم حجام پیشہ دوکانداری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) سامان دوکان مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1700+2300 روپے ماہوار بصورت پنشن + کاروبار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خالد محمود۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرام ناصر مربی سلسلہ ولد محمد ارشد مانگٹ۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد محمود ولد محمد شریف

مسل نمبر 69607 میں بشیر احمد

ولد طالع مند (مرحوم) قوم کانواں جٹ پیشہ...... عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان واقع گھٹیالیاں مالیتی -/300000 روپے (2) 3 2 مرلہ حویلی واقع گھٹیالیاں مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت از بچگان مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بشیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرام ناصر مربی سلسلہ ولد محمد ارشد مانگٹ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد ولد محمد صادق

مسل نمبر 69608 میں عبدالقدوس

ولد علی محمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ الیکٹریشن عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑکا ضلع میر پور (A.K) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر

میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) اوزار الیکٹرک مالیتی اندازاً -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالقدوس۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط وصیت نمبر 31524 گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد ولد اکبر علی

مسل نمبر 69609 میں مسرت پروین

زوجہ عبدالقدوس قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا ضلع میر پور (A.K) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے (2) طلائی زیور 7 تولے اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مسرت پروین۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالقدوس خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط وصیت نمبر 31524

مسل نمبر 69610 میں محمد ایاز ناصر ایڈووکیٹ

ولد میاں محمد یار قوم کھرل جندیکا پیشہ وکالت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نامہ جندیکا ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) موٹر سائیکل مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد ایاز ناصر ایڈووکیٹ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد احمد ولد مختار احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمود داؤد ناصر مربی سلسلہ وصیت نمبر 26532

مسل نمبر 69611 میں عمر لطیف خان

ولد ملک لطیف احمد خان قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بصیر پور ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-4-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6600 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمر لطیف خان۔ گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد ناصر مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 ملک احمد لطیف خان والد موصی

مسل نمبر 69612 میں رشید احمد

ولد محمد اسماعیل قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 276 ر۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) زرعی اراضی 72 کنال (9½ ایکڑ) مالیتی -/150000 روپے فی ایکڑ (2) رہائشی مکان مالیتی اندازاً -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/200000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رشید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 امجد نوید ولد رشید احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ماسٹر محمد رفیق ولد عبدالحق

مسل نمبر 69613 میں صغریٰ بیگم

زوجہ رشید احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 276 ر۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 5 تولے (2) ترکہ خاوند میں 1/8 حصہ مالیتی -/40000 روپے (3) حق مہر -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صغریٰ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 امجد نوید ولد رشید احمد گواہ شد نمبر 2 رشید احمد ولد محمد اسماعیل

مسل نمبر 69614 میں سکینہ سلطانہ

بیوہ ادریس احمد (مرحوم) قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 86 گ ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-2-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 5 تولے مالیتی اندازاً -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3200+1900 روپے ماہوار بصورت پنشن ذاتی + پنشن خاوند مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سکینہ سلطانہ۔ گواہ شد نمبر 1 راشد محمود احمد ولد ادریس احمد۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد قمر مربی سلسلہ ولد فضل احمد (مرحوم)

مسل نمبر 69615 میں راشد محمود

ولد ادریس احمد (مرحوم) قوم جٹ پیشہ...... عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 86 گ۔ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-2-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ راشد محمود احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد رزاق معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد قمر مربی سلسلہ

مسل نمبر 69616 میں طاہر محمود احمد

ولد ادریس احمد (مرحوم) قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 86 گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-2-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر محمود احمد۔ گواہ شد نمبر 1 راشد محمود احمد ولد ادریس احمد (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد قمر مربی سلسلہ

مسل نمبر 69617 میں عبدالرحمٰن

ولد محمد عبداللہ قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 202 ر۔ ب گٹی ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری منظور احمد ولد چوہدری بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 حکیم محمود احمد معلم سلسلہ وصیت نمبر 16544

مسل نمبر 69618 میں مبارکہ بی بی

زوجہ عبدالرحمٰن قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 202 ر۔ب گٹی ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (2) طلائی زیور اڑھائی تولے مالیتی -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا

آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبارکہ بی بی۔ گواہ شد نمبر1 عبدالرحمٰن خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2 حکیم محمود احمد معلم سلسلہ وصیت نمبر 16544

مسل نمبر 69619 میں الماس اختر

زوجہ شرافت علی قوم گل پیشہ خانہ داری عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 105 گ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-1-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ الماس اختر۔ گواہ شد نمبر1 بشیر احمد ولد محمد حسین۔ گواہ شد نمبر2 ارشد علی ولد اکبر علی

مسل نمبر 69620 میں نعیم احمد

ولد نصیر احمد قوم راجپوت پیشہ ......عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 60ر۔ب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-9-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعیم احمد۔ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد والد موصی۔ گواہ شد نمبر2 محمد اکرام ناصر مربی سلسلہ ولد محمد ارشد مانگٹ

مسل نمبر 69621 میں عبدالواحد

ولد محمود احمد قوم گجر پیشہ تجارت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 275ر۔ب کرتار پور ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) موٹر سائیکل مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالواحد گواہ شد نمبر1 عبدالسلام معلم سلسلہ۔ گواہ شد نمبر2 محمود احمد ولد فضل عمر

مسل نمبر 69622 میں بشریٰ قدوس

بنت رفیق احمد قوم تھہیم جٹ پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر194ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-3-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی بالیاں 3 ماشہ مالیتی -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ قدوس۔ گواہ شد نمبر1 محمد داؤد مربی سلسلہ ولد محمد یوسف۔ گواہ شد نمبر2 محمد اسد اللہ ولد چوہدری محمد صدیق

مسل نمبر 69623 میں شازیہ روحی

زوجہ طاہر شہباز قوم تھہیم جٹ پیشہ خانہ داری عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر194ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-2-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 20 تولے مالیتی -/280000 روپے بشمول حق مہر ادا شدہ بصورت زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شازیہ روحی۔ گواہ شد نمبر1 محمد داؤد مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 ناصر احمد ناصر ولد چوہدری فتح محمد (مرحوم)

مسل نمبر 69624 میں کاشف فرحان

ولد بشیر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 276ر۔ب گھوکھووال ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کاشف فرحان۔ گواہ شد نمبر1 آصف محمود ولد بشیر احمد۔ گواہ شد نمبر2 حامد منور ولد طاہر احمد

مسل نمبر 69625 میں حامد منور

ولد طاہر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر276ر۔ب ضلع گھوکھووال ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حامد منور گواہ شد نمبر1 کاشفف رحان ولد بشیر احمد۔ گواہ شد نمبر2 طاہر احمد ولد بشیر احمد

مسل نمبر 69626 میں ساجدہ بشارت

زوجہ بشارت محمود قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر276ر۔ب گھوکھووال ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور اندازاً 1/2 تولہ (2) حق مہر -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ساجدہ بشارت۔ گواہ شد نمبر1 بشارت محمود خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2 صلاح الدین ولد محمد ابراہیم

مسل نمبر 69627 میں مجید احمد

ولد عبدالکریم قوم تھہیم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 194ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-3-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) زرعی اراضی 2 مرلے۔4 کنال واقع مندپورا ضلع نارووال (2) پلاٹ 10 مرلہ واقع خانقاہ ڈوگراں (3) پلاٹ 5 مرلہ واقع لاٹھیانوالہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/16000 روپے سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مجید احمد گواہ شد نمبر1 محمد داؤد مربی سلسلہ ولد محمد یوسف۔ گواہ شد نمبر2 حفیظ احمد تھہیم وصیت نمبر 18650

مسل نمبر 69628 میں منظور احمد اشفاق

ولد محمد شفیع قوم راجپوت پیشہ معاون کاروبار والد صاحب عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) 10 مرلہ رہائشی مکان مالیتی -/800000 روپے (2) نقد رقم -/240000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت معاون کاروبار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منظور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد سعید وصیت نمبر 37509۔ گواہ شد نمبر2 مختار احمد ولد حیدر علی

مسل نمبر 69629 میں سعادت احمد سعدی

ولد چوہدری شفقت رسول قوم راجپوت پیشہ مربی سلسلہ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-1-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/4760 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سعادت احمد سعدی۔گواہ شد نمبر 1 چوہدری شفقت رسول والد موصی وصیت نمبر 23902۔گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ڈوگر وصیت نمبر 25596

مسل نمبر 69630 میں سلطان نصیر

ولد انوار احمد انوار قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-5-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سلطان نصیر احمد۔گواہ شد نمبر 1 انوار احمد انوار مربی سلسلہ والد موصی۔گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد جاوید ولد چوہدری ولی محمد

مسل نمبر 69631 میں طیبہ پروین

زوجہ منور ظہیر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر ادا شدہ -/5000 روپے (2) طلائی زیور 460-11 گرام مالیتی اندازاً-/14000 روپے (3) نقد رقم -/25000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔طیبہ پروین۔گواہ شد نمبر 1 محمود احمد چوہدری وصیت نمبر 26570۔گواہ شد نمبر 2 سلطان بشیر طاہر وصیت نمبر 33325

مسل نمبر 69632 میں بشریٰ علی

زوجہ شرافت علی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر ادا شدہ -/15000 روپے (2) طلائی زیور 20 گرام مالیتی -/21000 روپے (3) ترکہ والد حصہ مکان -/75000 روپے (4) سلائی مشین -/2000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔بشریٰ علی۔گواہ شد نمبر 1 شرافت علی خاوند موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد ولد چوہدری برکت علی

مسل نمبر 69633 میں مریم شرافت

بنت شرافت علی قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مریم شرافت۔گواہ شد نمبر 1 شرافت علی والد موصیہ۔گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد ولد چوہدری برکت علی ننگلی

مسل نمبر 69634 میں طاہرہ مقصود

زوجہ بشارت احمد قمر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4-5-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 610-37 گرام مالیتی -/30000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/7000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔طاہرہ مقصود۔گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید ارشد وصیت نمبر 24634۔گواہ شد نمبر 2 منیر احمد عابد مربی سلسلہ ولد غلام محمد (مرحوم)

سانحہ ارتحال

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ نعیمہ سعید صاحبہ زوجہ مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ مورخہ 4 جون کو بعمر 46 سال فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئیں۔مرحومہ عرصہ چار ماہ سے برین ٹیومر کی وجہ سے بیمار تھیں۔مرحومہ نے بیماری کا یہ مختصر مگر تکلیف دہ عرصہ نہایت صبر وشکر اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوشی کے ساتھ گزارا۔آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں مورخہ 6 جون کو صبح 8 بجے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔مرحومہ مکرم منشی عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم محمد شریف صدیق صاحب کی بیٹی تھیں۔مرحومہ کو نصرت جہاں ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کے ساتھ ایک لمبا عرصہ خدمات کا موقعہ ملا۔جب سے یہ کلینک وجود میں آیا ہے۔تب سے مرحومہ بطور دفتر انچارج تادم وفات خدمات بجالاتی رہیں۔مریضوں کیلئے اور کلینک میں آنے والوں کیلئے بہت ہمدرد انسان ثابت ہوئیں بے نفس اور بے لوث خدمت کرتی رہیں۔پابند نماز وروزہ اور احکام قرآن تھیں۔افراد خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت پیار کرتی تھیں۔آپ نے اپنے پیچھے خاوند کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔بڑی بیٹی محترمہ نبیلہ شکیل صاحبہ مکرم شکیل احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ ہیں۔جبکہ مکرمہ قدسیہ سعید صاحبہ بی اے اور مکرم عامر سعید احمد صاحب میٹرک کے طالب علم ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان بالخصوص بچوں کا حامی وناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

روسی بادشاہ پیٹر اعظم

پیٹر اول یا پیٹر اعظم روس کا ایک بیدار مغز بادشاہ تھا جس کے عہد میں روس میں بڑی ترقی ہوئی اور یہ ملک کی دنیا کی ایک عظیم طاقت بن گیا۔

پیٹر اعظم 9 جون 1672ء کو ماسکو میں پیدا اور دس برس کی عمر میں اپنے ناقص العقل سوتیلے بھائی آئیوان پنجم (Ivan V) کی شرکت میں روس کا بادشاہ بنا۔1696ء میں آئیوان پنجم وفات پا گیا اور پیٹر اعظم روس کا تن تنہا بادشاہ بن گیا۔

پیٹر اعظم نے تخت نشینی کے بعد یورپ کا دورہ کیا۔اس دورے میں وہ یورپ کی صنعتی ترقی سے بڑا متاثر ہوا اور وطن واپسی کے بعد اس نے اپنے ملک کو بھی یورپ کی راہ پر گامزن کر دیا۔اس کی اصلاحات ہمہ گیر تھیں۔جس نے ہر شعبہ زندگی کو منظم کر دیا۔

اس نے تقویم اور حروف تہجی کی اصلاح کی، ہسپتال، طبی مدارس اور آگ بجھانے کے محکمے قائم کئے۔عورتوں کو غلاموں کی سی زندگی سے نجات دلائی۔کلیسائی جاگیروں پر سرکاری نگرانی قائم کی، کلیسائی سربراہ کا عہدہ منسوخ کیا، اس نے رعایا کو داڑھیاں مونڈنے اور مغربی لباس پہننے کا حکم بھی دیا، اس پر قدامت پسندوں اور پادریوں نے اسے مرتد قرار دے دیا۔1721ء میں اس نے شہنشاہ کا خطاب اختیار کیا اور اپنی بیوی کیتھرائن کو اپنا جانشین بنانے کا اعلان کر دیا۔جو اس کی وفات کے بعد کیتھرائین دی گریٹ (Catherine the great) کے لقب سے تخت نشین ہوئی۔

پیٹر اعظم اپنے بھاری بھرکم جسم کے ساتھ بدمستی و عیاشی، نیز انتہائی ضبط نفس اور کام کی لگن دونوں پر قادر تھا۔وہ صرف اوروں ہی سے سختی نہیں برتتا تھا بلکہ خود بھی اصولوں کی سخت پاسداری کرتا تھا۔بعد کی نسلیں اس سے دہشت بھی کھاتی رہی ہیں اور اظہار عقیدت بھی کرتی رہی ہیں۔

8 فروری 1725ء کو روس کے اس بادشاہ کا انتقال ہو گیا۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالحمید جاوید صاحب ٹنڈو غلام علی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے پوتے تیمور احمد ابن مکرم عبدالحئی صاحب آف کینیڈا واقف نو کو کولیسٹرول کی زیادتی کی شکایت ہے اور کافی کمزور بھی ہے چند ماہ سے کینیڈا میں ضروری ٹیسٹ اور ڈاکٹروں کا علاج جاری ہے۔مگر کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو مکمل صحت یابی عطا فرمائے۔آمین

محترمہ رضوانہ منان صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور الرجی کی وجہ سے بیمار ہیں۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

پیمرا آرڈیننس پر عملدرآمد روک دیا گیا

حکومت حالیہ پیمرا آرڈیننس میں ترمیم کرنے پر رضامند ہوگئی ہے اور تاحکم ثانی الیکٹرانک میڈیا کے خلاف کارروائی روک دی گئی ہے۔ وزیراعظم شوکت عزیز سے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے مالکان اور ایڈیٹرز کے ایک وفد نے ملاقات کی۔ ملاقات میں پیمرا آرڈیننس میں ترمیم کیلئے چھ رکنی کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ کمیٹی پیمرا آرڈیننس کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لے گی اور نظر ثانی کی سفارش کریگی۔ پریس ریلیز کے مطابق حکومت کمیٹی کی رپورٹ آنے تک الیکٹرانک میڈیا کے خلاف کارروائی نہیں کرے گی۔ وزیراعظم کا کہنا تھا کہ تمام فیصلے باہمی رواداری اور اصول وانصاف کے مفاد میں کئے جائیں گے اور حکومت میڈیا کے فروغ اور تحفظ کی پابند ہے۔

چیف جسٹس نے اسمبلیاں توڑنے کا مشورہ دیا سپریم کورٹ میں آئینی درخواستوں کی سماعت کے دوران چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کے بیان حلفی کے جواب میں حکومت کی جانب سے بھی تین جوابی بیان حلفی داخل کروادیئے گئے ہیں جن میں افتخار محمد چودھری پر اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزامات لگائے گئے ہیں چیف جسٹس کا خیال تھا کہ صدر کو موجودہ اسمبلیاں ختم کر دینی چاہئیں اور چیف جسٹس کی نگرانی میں انتخابات کرائے جائیں وہ چاہتے تھے میں تمام متعلقہ لوگوں کو یقین دلاؤں کہ چیف جسٹس تمام کام آسان کر دیں گے۔

صحافیوں کو قومی اسمبلی میں داخل ہونے سے روک دیا گیا قومی اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے دوسرے دن صحافیوں کو قومی اسمبلی میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ سیکیورٹی اہلکاروں نے کہا کہ سپیکر کی جانب سے انہیں سختی سے ہدایات دی گئی ہیں کہ صحافیوں کے کارڈ منسوخ کر دیئے گئے ہیں اس لئے کسی صحافی کو بھی پارلیمنٹ میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اس موقع پر صحافیوں اور سیکیورٹی اہلکاروں کے درمیان تلخ کلامی بھی ہوئی جس سے ماحول ناخوشگوار ہوگیا۔

تنخواہ 15، پنشن میں 20 فیصد اضافہ اور ڈیموں کیلئے 40 ارب مختص وزارت خزانہ کے ذرائع کا کہنا ہے کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مختلف شعبوں کیلئے ٹیکسوں میں کمی کی جارہی ہے جبکہ دفاعی بجٹ 25۔ارب روپے بڑھایا جارہا ہے۔ بجٹ میں اعلیٰ تعلیم کیلئے 34۔ارب اور صحت کے شعبے کی ترقی کیلئے 15۔ارب، بھاشا ڈیم کیلئے 500 ملین روپے زلزلہ زدہ علاقوں کیلئے 35۔ارب روپے اور بڑے ڈیموں کی تعمیر کیلئے 40 ارب روپے رکھے جائیں گے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد جبکہ پنشن میں 15 سے 20 فیصد اضافہ متوقع ہے۔

قہر کی گرمی، 6 افراد جاں بحق، لوڈشیڈنگ کے خلاف احتجاج شدید ترین اور قیامت خیز گرمی نے چھ افراد کی جان لے لی۔ ربوہ سمیت پنجاب کے تمام شہروں میں شدید گرمی کا سلسلہ جاری ہے۔ مختلف شہروں سے شدید گرمی کی وجہ سے لوگوں کے جان بحق ہونے اور بے ہوش ہونے کی خبریں موصول ہورہی ہیں پنجاب کے مختلف شہروں میں کئی کئی گھنٹے کی لوڈشیڈنگ کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 9 جون	
طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	7:16

آپ کی دعاؤں کے محتاج
بشیر جیولرز۔ ربوہ
میاں کلیم احمد بشیر: PH:0300-7715256

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل 0301-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر: 047-6211971
فون 6214214
دکان 6216216

جرمنی جانے سے پہلے
جرمن زبان سیکھیے
برائے رابطہ 047-6213372
دارالرحمت غربی ربوہ 0300-7702423
0333-6715543

''لاعلاج'' مریضوں کا علاج
سیمینار
شرکت کیلئے: 0334-6372030
ہومیوڈاکٹر سجاد۔ ربوہ

C.P.L 29-FD